

رسائل و مسائل

کیا عورتوں کو لکھنا سکھانا منع ہے؟

سوال ۱۔ ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ ہمارے امام مسجد صاحب جو کہ مکتبہ بریلوی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جمعیت علمائے پاکستان کے حامی ہیں، تعلیم نسواں سے متعلق اپنے اکابرین کی کتب سے مندرجہ ذیل حوالہ مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے نشر کرتے رہتے ہیں۔ مہربانی فرما کہ قرآن و سنت کے حوالہ سے اس مسئلے پر روشنی ڈالیں۔
امام صاحب درج ذیل کتب کا حوالہ دیتے ہیں۔

”حقوق الاولاد“ مع احکام العقیقہ، ناشر: مدرسہ دعوت القرآن جہلم
موسیٰ لین گلی نمبر ۴، کراچی، اشاعت اول ۱۹۵۷ء، اشاعت دوم جون ۱۹۸۲ء
مصنف خلیل العلما مولانا محمد خلیل خان قادری برکاتی ماہر ہری مہتمم و صدر المدرسین
دارالعلوم احسن البرکات ہوم اسٹیڈ ٹل حیدرآباد۔

اس کتاب میں مفتی صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ۸۰ اصول مرتب کیے
ہیں کتاب کے صفحہ نمبر ۳ پر ”خاص دختر کے حقوق“ کے عنوان میں اصول نمبر ۶۸، ۶۹
میں رقمطراز ہیں۔

نمبر ۶۸۔ سورہ نور کی تعلیم دے۔

نمبر ۶۹۔ لکھنا سیکھنا گرنہ سکھائے کہ اعمالِ فتنہ ہے۔ (امام ترمذی)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”لقد نزلت علیّ ایک لڑکی کو دیکھا کہ مکتب میں
لکھائی جا رہی ہے فرمایا یہ تلوار کس کے لیے صیقل کی جاتی ہے؟“ امام ابن حجر فرماتے ہیں

اس حدیث میں ممانعتِ کتابت کی علت کی طرف اشارہ ہے کہ عورت لکھنا سیکھ کر خود بھی فاسد غرضوں کی طرف راہ پائے گی اور فاسقوں، بدکاروں، آوارہ مزاجوں اور اوباشوں کو بھی اس تک رسائی کا بڑا موقع ملے گا جو لکھنا نہ جاننے کی حالت میں نہ ملتا، کیونکہ آدمی وہ بات لکھ سکتا ہے جو کسی کی زبانی کہل کے نہ بھیج سکے تیز خط ایچی سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ اس میں حیلہ و مکر کی بہت جلد راہ ملے گی۔ لہذا عورت لکھنا سیکھ کر صیقل کی ہوئی تلوار ہو جاتی ہے۔ انتہی۔ ہندی مثل نے بھی اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اے بوری کوئی دیت ہے سنوارن مہتیا

اور ظاہر ہے کہ کتابت ایک عظیم نافع چیز ہے۔ اگر عورتوں کے لیے اس فن کتابت میں حرج نہ ہوتا تو جہور علماء اور عظیم مومنین سلف سے لے کر آج تک اس کے ترک پر کیوں اتفاق کرتے۔ تیرھویں صدی ہجری کے آخر تک تیرہ سو سال کی مدت میں صرف گنتی کی چند عورتیں ایسی ملتی ہیں جو کتابت جانتی تھیں۔ جب کہ ہر زمانہ میں لاکھوں مرد کاتب ہوئے۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ترجمہ: عورتوں کو بالائے خانوں میں نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، کانا سکھاؤ اور سورۃ نور کی تعلیم نہ دو (ابن حبان۔ بیہقی)

امام صاحب ترمذی کی اختیار کردہ ایک حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی اسی معنی میں بیان کرتے ہیں۔

ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں عام حکم فرما دیا تھا کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالائے خانوں پر نہ ٹھہراؤ۔ (روض الاخیار الشیخ محمد قاسم ابن یعقوب)

امام مسجد صاحب کا کہنا ہے کہ اس کے علاوہ تفسیر منظر۔ کتاب اصلاح معاشرہ، ماہنامہ روضۃ مصطفیٰ گوجرانوالہ مصنف و مدیر مولانا ابوداؤد صادق صاحب، کتاب پردہ کا شرعی حکم اور کتاب اسلامی زندگی۔ مصنف مفتی احمد یار خان بھی

یہی مسئلہ لکھتے ہیں۔ اور علامہ فیض احمد اویسی نے بہاولپور سے بھی یہی فتویٰ بھیجا ہے۔

میری درخواست ہے کہ آپ اس بار سے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب ۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طلب العلم فرض علی اکل مسلم (طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے)۔
خواتین بھی مردوں کی طرح شرعی احکام، فرائض واجبات، سنن، مستحبات آداب کی مخاطب ہیں۔ ان کے لیے بھی کتاب و سنت عقلی تجرباتی اور دوسرے علوم و فنون سے اتنی مقدار میں واقفیت ضروری ہے کہ وہ اپنی شرعی اور انسانی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔
علم کے لیے سب سے بڑا ذریعہ قلم ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی پہلی وحی میں تعلیم بالقلم کا ذکر فرمایا۔

”اقرأ باسم ربك الذي خلق، خلق الانسان من علق، اقرأ“

ربك الاكرم الذي علم بالقلم۔“

اس لیے اگر کوئی شخص خواتین کے لیے تعلیم کا قابل ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے لیے تعلیم بالقلم کو بھی تسلیم کرے۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے ایک خاتون سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ جب آپ کے نکاح میں آئیں تو آپ نے اس خاتون سے کہا کہ اسے خوشنظمی سکھائیں (فتوح البلدان بلا ذریعہ)۔

مشہور فقیہ علامہ کاسانی صاحب بدائع الصنائع کی بیوی فاطمہ کے دستخطوں کے بغیر ان کے والد صاحب تحفۃ الفقہاء علاء الدین سمرقندی اور ان کے خاوند علاء الدین کاسانی کے فتاویٰ جاری نہیں ہوتے تھے۔ ان لوگوں فقیہوں کے فتاویٰ پر فاطمہ کے دستخط بھی ثبت

ہوتے تھے۔ (المرآة بین الفقہ والقانون - ص ۱۶۵)

مشہور محدث حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ میرے شیوخ اور اساتذہ میں سے اشی کے قریب خواتین اساتذہ ہیں۔ جن لوگوں کو خواتین کے بارے میں مغالطہ لگا ہے کہ انہیں

لکھنا پڑھنا سکھانا ٹھیک نہیں ہے ان کے مغلطے کی بنیاد ایک روایت ہے جسے آپ نے
مبھی نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ“

اس حدیث کے بارے میں ابن جوزی فرماتے ہیں کہ صحیح نہیں ہے اسے حاکم نے اپنی صحیح
میں درج کیا ہے اس پر ابن جوزی نے تعجب کیا ہے کہ اس کے راوی ابراہیم شامی کا
حالی اُن سے کیسے مخفی رہا۔ وہ تو شامی محدثین کے نام پر جھوٹی روایتیں روایت کرتا ہے۔

(الموضوعات جلد ۲ ص ۲۶۸)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی صحت اور بخیر کی جذبہ میں ترقی عطا فرمائے۔

(مولانا عبدالملک - ناظم شعبہ استفسارات)

(البقیۃ کتاب سازی و کتب خانہ سازی)

اور ان کی کتابوں کے تلف ہو جانے پر اُن کی تعزیت کرتے۔ یہ ان سے کہتے تھے:

ذهب الخرج وبقى الدرر

(کتابوں کے بورے بہہ گئے جو قلب پر مسطور تھا رہ گیا۔)

مذکورہ بالا تاریخی شواہد سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ عہد عباسی میں مسلم معاشرہ

ہر دو نوع کے کتب خانوں سے مالا مال تھا۔ (باقی)

۱۔ ابن الفرضی، تاریخ العلماء والروایۃ للعلم بالاندلس تحقیق عزت العطار الحسینی القاہرہ:
مکتبۃ النخاجی، ۱۳۶۳ھ جلد ۱ ص ۳۰۰۔